سوال

(235) نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر کیا سینے پر رکھنا چاہیے یا دل پر؟ ہاتھوں کو زیرناف رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس مسئلہ میں مرد و عورت میں کوئی فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا سنت ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((کان الناس یؤمرون أن یضع الرجل یده الیمنیٰ علیٰ ذراعه الیسریٰ فی الصلاة)) (صحیح البخاري، الأذان، باب وضع الیمنی علی الیسري، ح: 740)

"لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔"

لیکن سوال یہ ہے کہ ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ میں سب سے صحیح قول یہ ہے کہ ہاتھوں کو سینے پر رکھا جائے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع یده الیمنیٰ علیٰ یده الیسریٰ علیٰ صدره)) (صحیح ابن خزیمة، الصلاة، باب وضع الیمین علی الشمال۔۔۔ ح: 479 والبیهقی: 30/2)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر (انہیں) اپنے سینے پر رکھا۔"

اس حدیث میں گو قدرے ضعف ہے لیکن اس مسئلہ سے متعلق دیگر احادیث کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔

ہاتھوں کو سینے کے بائیں جانب دل پر رکھنا بدعت اور بے اصل ہے۔ ہاتھ زیرناف رکھنے کے بارے میں ایک اثر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن وہ ضعیف ہے، حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اس کی نسبت بہت زیادہ قوی ہے۔

اس مسئلہ میں مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں کیونکہ اصل یہ ہے کہ احکام میں مردوں اور عورتوں میں اتفاق ہے اِلا یہ کہ دونوں میں تفریق یا فرق کی کوئی دلیل موجود ہو اور مجھے کسی ایسی

صحیح دلیل کا علم نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس سنت میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 271

محدث فتویٰ